جامعہ فاروقیہ کراچی
دارالافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ رمضان اور عیدین کا دارومدار رؤیت ہلال پر ہے، چنانچہ انتیس ویں رات کو ہر علاقے والے اپنے طور پر چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور شرعی طریقے سے ثبوت ہلال کے بعد اعلان کر کے روزہ اور عید کا اعلان کریں اور اگر انتیس کو چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کر کے اعلان کیا جائے اور اگر کوئی ایسا علاقہ ہے جہاں مستقل خرابی موسم کی وجہ سے رؤیت نہیں ہوتی وہاں قریب کے کسی ایسے ملک جہاں شرعی طریقے سے رؤیت ہوتی ہو کے اعلان پر عمل کیا جائے۔

لیکن پاکستان میں رؤیت کے بغیر سعودی عرب کے ساتھ عید یا روزہ رکھنا درست نہیں ہے، ہر علاقہ والے اپنے طور پر چاند دیکھ کر عمل کریں۔ البتہ پورے ملک میں ایک ہی دن عید اور ایک ہی دن روزہ ہو اس کے لیے ملک کی مرکزی ہلال کمیٹی کے اعلان پر عمل کیا جائے اور اگر کسی جگہ رؤیت ہو جائے تو شہادت کی مطلوبہ شرائط کے ساتھ اطلاع مرکزی ہلال کمیٹی کو پہنچا دیا کریں۔

مزید تفصیل کیلئے "رؤیت ہلال" مصنفہ مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان، فقال: لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه، فإن غم علیکم فاقدروا له.

(صحیح البخاري: کتاب الصوم، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأیتم الهلال...، ۱/۲۵٦، قدیمی)

(صحیح مسلم: کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال، ۱/۳۴۷، قدیمی)

والأشبه أن یعتبر لأن کل قوم مخاطبون بما عندهم، وانفصال الهلال عن شعاع الشمس یختلف باختلاف الأقطار، کما أن دخول الوقت وخروجه یختلف باختلاف الأقطار، حتی إذا زالت الشمس في المشرق لا یلزم منه أن تزول في المغرب

(تبیین الحقائق: کتاب الصوم، ۲/۱٦۵، دار الکتب العلمیة)

وقال السید یوسف البنوري رحمه اللہ: قیل یعتبر اختلاف المطالع في البلاد البعیدة، قال الزیلعي "شارح الکنز" وهو الأشبه، وهو الذي اختاره القدوري في "التجرید" وبه قال الجرجاني، قال الشیخ: وهذا هو الصواب، ولا بد من تسلیم

قول الزيلعي والالزم وقوع العيد يوم السابع والعشرون والثامن والعشرون أو

الحادي والثلاثين والثاني والثلاثين إذا كان بين البلدتين مسافة بعيدة

كالهند والقسطنطينية فربما يتقدم طلوع الهلال في بلاد القسطنطينية بيومين ....

وقال الشيخ: وكنت قطعت القول بما قاله الزيلعي ثم رأيت في "قواعد ابن رشد"

نقل الإجماع على اعتبار الاختلاف في البعيدة أيضاً وحد البعد مفوض إلى رأي

المبتلى به وليس له حد معين .... وبالجملة إذا وقفنا على نقل الإجماع

على عبرة الاختلاف في البلاد المتباعدة لابد أن نقيد قولهم المطلق بذلك الإجماع

وهذا الذي يريدنا شيخنا رحمه الله.

(معارف السنن: كتاب الصوم، باب ما جاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له،

٥/ ٣٣٧، ٣٣٩، سعيد)

(وكذا في بدائع الصنائع: كتاب الصوم، ٢/ ٢٢٥، رشيدية)

(وكذا في الفتاوى الولوالجية: كتاب الصوم، ١/ ٢٣٦، فاروقية پشاور)

(وكذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح: كتاب الصوم، ص ٦٥٦، قديمي)

(وكذا في مجمع الأنهر: كتاب الصوم، ١/ ٣٥٢، غفارية)

(وكذا في رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصوم، ٣/ ٣٦٨، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٢/ ١/ ٣١هـ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

٢٥/ ١/ ٣١هـ

دار الافتاء جامعة فاروقية كراتشي